احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 2-مارچ 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 47 | سوموار ــــــ 1418ھ 2-امان 1377ہش 2-مارچ 1998ء

تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے نہ ہو جاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
میں تمہیں حد اعتدال سے رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مرجاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہیں ہوتا اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہیں ہوتا۔ جس قدر اہل اللہ ہوتے ہیں سب ایک موت قبول کرتے ہیں۔ اور جب خدا ان کو قبول کرتا ہے تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے۔ پہلے خدا تعالیٰ خاص فرشتوں کو اطلاع دیتا ہے کہ فلاں بندے سے میں محبت کرتا ہوں۔ اور وہ سب اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی محبت زمین کے پاک دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ جب تک ان لوگوں میں سے کوئی نہیں بنتا تب تک وہ پیتل اور تانبا ہے اور اس قابل نہیں کہ اس کی قدر کی جاوے۔

فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۰)

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے وقف اولاد کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال (1998ء) میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے۔

اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

بچے کلام الٰہی صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

○ مکرم صدیق احمد صابر صاحب مربی سلسلہ سکھر سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-2-19 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام عاتکہ صدیق عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالسلام صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی نواسی اور مکرم محمد یونس صاحب جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور سندھ کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری مبشر احمد صاحب ایم ایس سی قائمقام امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی 98-2-12 کو وفات پا گئے۔ 13-فروری 1998ء بروز جمعہ محترم مجیب الرحمان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ واہ کینٹ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ محترم چوہدری صاحب موصوف زعیم اعلیٰ انصار اللہ واہ کینٹ اور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واہ کینٹ بھی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

خدا کی محبت حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ساری دنیا جو اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھری ہوئی ہے اور جو اخلاقی اور روحانی لذتوں اور سرور کی آماجگاہ ہے' اس زندگی کا تعلق اس لذت کا تعلق اور اللہ تعالیٰ کے اس پیار کا تعلق' اس دنیا کی زندگی کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس اگلی زندگی کے ساتھ حقیقی اور شدید تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ جنتیں دو ہیں۔ ایک اس دنیا کی جنت اور ایک اس اخروی دنیا کی جنت جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیار کو پالیتا ہے اسے اس دنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے۔

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو' تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے یہی جدوجہد ہے۔ (۔) یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

(از خطبہ 4 فروری 1972)

خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2 امان 1377 ہش — 2 مارچ 1998ء

انسان اور خدا کا لازوال تعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں بھی ایک ایسا صوفی پہنچا تھا ایک بار اور اس نے بڑے تکبر کے ساتھ کہا کہ میں چند سوال لے کر آیا ہوں۔ میرے جواب دیں آپ فوری طور پر۔ آپ نے فرمایا بتاؤ اس نے کہا کہ یہ بتائیں کہ اگر کوئی کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارہ آجائے تو کنارے پر پہنچنے کے بعد کشتی میں بیٹھا رہے اس کو آپ کیا سمجھیں گے۔ اس کو آپ بیوقوف یا پاگل کہیں گے یا دانا سمجھیں گے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔ میرا جواب یہ ہے کہ اگر وہ لامتناہی سمندر میں سفر کر رہا ہے تو جہاں کنارہ سمجھ کے اترا' وہیں ڈوبا۔"

دراصل حضرت صاحب اس کی یہ بات سمجھ گئے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے متعلق بات کر رہا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے کرتے آخری مقام تک پہنچ جائے تو کیا اسے عبادت جاری رکھنی چاہئے۔ جو جواب اسے دیا گیا اس سے یہ بات واضح ہے کہ اس سلسلے میں انسان کے لئے کوئی آخری مقام آتا ہی نہیں۔ کچھ عرصہ عبادت کرنے کے بعد یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جتنی عبادت کرنے کی ضرورت تھی وہ کرلی گئی ہے۔ انسان اور خدا کا تعلق تو دائمی ہے جب تک سانس میں سانس ہے انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کرنا لازم ہے۔

پس حضرت صاحب نے اسے یہ بات وضاحت کے ساتھ سمجھادی کہ اس تعلق کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ سفر جاری رکھنا پڑتا ہے اور اگر جاری نہ رکھے تو جہاں بھی کنارہ سمجھ کے وہ اترنے کی کوشش کرے گا۔ انسان ڈوب جائے گا۔ پس اپنے آپ کو ڈوب جانے سے بچانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس تعلق کو ہمیشگی عطا کرے عبادت کو ہمیشہ جاری رکھے کیونکہ یہی دراصل اس کے اور خدا تعالیٰ کے تعلق کا ظاہرہ اظہار ہے۔

پس آیئے ہم حضرت صاحب کے اس جواب کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو آخری سانس تک اس طرح جاری رکھیں کہ اس کی عبادت کرتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی توفیق مانگیں۔

میں نے دل کی بات کہہ دی آپ بھی کچھ بولئے
دل میں جو گرہیں لگا رکھّی ہیں ان کو کھولئے
آپ نے ہنستے ہوئے چرکے لگائے تھے مگر
ہم نے اپنے آنسوؤں سے داغ اپنے دھولئے
ہم ملے لوگوں سے ہنستے ' مسکراتے' کھیلتے
رات کے پچھلے پہر اٹھّے اور اُٹھ کر رولئے

ابوالاقبال

○

زندگی بھر مَرا نہیں جاتا
اور مجھ سے ڈرا نہیں جاتا

جس طرف جانے کا ہے شوق مجھے
اس طرف راستہ نہیں جاتا

لوگ سر دھن رہے ہیں سُن کے جسے
مجھ سے وہ سب سنا نہیں جاتا

تُو ملے تو مَیں تجھ سے کہہ ڈالوں
نامہ بر سے کہا نہیں جاتا

اس نے جب واپسی کا حکم دیا
میں نے بھی کہہ دیا نہیں جاتا

جس طرف بھیجتا ہے شیخ ہمیں
کوئی لکھّا پڑھا نہیں جاتا

اب نہیں روکنا مجھے اکبؔر
دیکھ مجھ سے رہا نہیں جاتا

اکبر حمیدی

آپ کا خط ملا

○ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق لکھتے ہیں:-

مکرم و محترم سیفی صاحب (سلام)

یہ عاجز 40 دن ہسپتال میں گذارنے کے بعد اب شکاگو اپنی بیٹی کے گھر آگیا ہے خاکسار کی صحت یابی اور زندگی حضرت صاحب کی دعا کی قبولیت کا ایک زبردست نشان ہے حضرت صاحب نے دعا کے دوران خاکسار کو تندرست و توانا دیکھا۔ جبکہ خود ڈاکٹر مایوسی کا اظہار کر رہے تھے۔

اس دوران دنیا بھر سے فون۔ فیکس اور خطوط کے ذریعہ احباب نے بیمار پرسی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں ابھی اس قابل نہیں کہ فرداً فرداً احباب کا شکریہ ادا کر سکوں۔ لیکن ان سب کے لئے دعاگو ہوں۔

براہ کرم اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں آپ کی محترمہ بیگم صاحبہ کی وفات کا سن کر بے حد صدمہ ہوا۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور (صاحب ایمان) بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں' یعنی جہاں میرا منشا ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔ صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا۔ اور خدا سے غافل نہیں ہوتا "ان کے کان ہو جاتا ہوں" یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے' وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کو خلاف ہو نہیں سنتے۔ اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

گر شریکش بُدے زِ خلقِ دگر
گشتے ایں جملہ خلق زیر و زبر

اگر مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک ہوتا تو یہ تمام دنیا زیر و زبر ہو جاتی

ہرچہ از وصفِ خاکی و خاکست
ذاتِ بیچونِ اُو ازاں پاکست

خاک اور خاکی مخلوق کی جو صفات ہیں اس کی بے مثل ذات ان سے پاک ہے

بند بر پائے ہر وجود نہاد
خود ز ہر قید و بند ہست آزاد

ہر وجود کے لئے اس نے کچھ پابندیاں لگادی ہیں مگر خود ہر قید اور پابندی سے آزاد ہے

آدمی بندہ ہست و نفسش بند
در دو صد حرص و آز سر بکمند

آدمی غلام ہے اور اس کا نفس مقید ہے صدہا خواہشوں اور لالچوں میں پھنسا ہوا ہے

ہمچنیں بندہ آفتاب و قمر
بند در سیر گاہِ خویش و مقر

اسی طرح سورج اور چاند بھی مجبور ہیں اپنے اپنے راستوں پر چلنے کے لئے لاچار ہیں

ماہ را نیست طاقتِ ایں کار
کہ بتابد بروز چوں احرار

چاند کو اس امر کی قدرت حاصل نہیں کہ وہ دن کو آزادانہ چمک سکے

نیز خورشید را نہ یارائے
کہ نہد بر سریر شب پائے

اسی طرح سورج کو بھی یہ قوت نہیں کہ وہ رات کے تخت پر قدم رکھ سکے

آب ہم بندہ ہست زینکہ مدام
بند در سردی است نے خود کام

پانی بھی مجبور ہے کیونکہ ہمیشہ سردی میں جم جاتا ہے مرضی کا مالک نہیں

آتشے تیز نیز بندۂ اُو
درچنیں سوزشے فگندہ اُو

تیز آگ بھی اس کی تابعدار ہے اور ایسی جلن میں اسی کی ڈالی ہوئی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں اپ کے لئے) نے ان اشعار میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ اور انسان کے وجود کو بھی سامنے رکھتے ہوئے اس کی مجبوریاں پیش کی ہیں۔ اور اسی طرح ساری مخلوق کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کی ہم رنگ و ہم پایہ نہیں ہو سکتی۔ حضرت صاحب نے نہایت دل کش رنگ میں خدا تعالیٰ اور انسان کا مقابلہ کرتے ہوئے دنیا کی باقی چیزوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ہر چیز اپنے اپنے دائرے میں محدود ہے۔ جو کچھ اسے ارشاد ملا ہے وہی کچھ وہ کر سکتی ہے۔ مثلاً سورج رات کے وقت چمک نہیں سکتا اور چاند دن کے وقت اپنی روشنی کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پانی بھی اپنی خاصیتوں کو ظاہر کرنے پر مجبور ہے۔ مثلاً سردی میں وہ جم جاتا ہے اگر پانی چاہے کہ وہ سردی میں جم نہ سکے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آگ کی مثال دی ہے آگ جلنے پر مجبور ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہی نے اس کی یہ صفت مقرر کر رکھی ہے۔

ان اشعار کو پڑھتے ہوئے انسان کے دل پر خدا کے قادر و قدیر ہونے کا نقش پیوست ہو جاتا ہے۔ اور اسے یہ بھی انتہائی طور پر محسوس ہونے لگتا ہے کہ دنیا کی تمام دیگر مخلوقات کے ساتھ ساتھ وہ بھی بے بس اور مجبور ہے اور اس کی حدود جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہیں ان سے باہر وہ کسی صورت نہیں جا سکتا۔

یہ اشعار پڑھنے سے دل پر خدا تعالیٰ کی قدرت ثبت ہو جاتی ہے اور انسان کو اپنی عاجزی کا احساس ہونے لگتا ہے۔

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 21 فروری 1998ء

روزنامہ نوائے وقت کی دیانتِ صحافت

پچھلے دنوں روزنامہ "نوائے وقت" میں جناب اصغر علی گھرال (سینئر ایڈووکیٹ گجرات کے...... "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" کے عنوان سے آرٹیکل تین قسطوں میں شائع ہوئے۔ جن کی آخری چند سطریں دیکھ کر ہمارا ماتھا ٹھنکا کیونکہ ان سطور میں مضمون نگار نے ایکا ایکی "محافظ ختم نبوت" کا لبادہ اوڑھ لیا تھا ویسے بھی ان کا نفس مضمون سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن "لاہور" میں چونکہ انہیں "نوائے وقت" کے حوالے سے دوہرایا جا رہا تھا اس لئے ہم نے دیانت صحافت کے اصول کو فوقیت دیتے ہوئے اس میں کسی قسم کی کتر و بیونت مناسب نہ سمجھی۔

جناب اصغر علی گھرال صاحب کی روزنامہ "نوائے وقت" میں تیسری قسط پڑھنے کے بعد ایئر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری نے ان کی خدمت میں 14۔ جنوری 1998ء کو لکھا کہ "12۔ جنوری 1998ء کے نوائے وقت میں آپ نے اپنے کالم میں احمدیوں کی "کلمہ" اور "ختم نبوت" کے ساتھ وابستگی کے متعلق کچھ ابہام کا اظہار کیا میں پوری ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ کلمہ پڑھتے ہوئے احمدی صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار میں ہرگز کوئی اور ہستی شریک نہیں ہوتی دوسرا یہ کہ احمدی صدق دل سے رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد کو ان کا غلام تصور کرتے ہیں"..... "نوائے وقت" میں شائع ہونے والی متذکرہ آخری سطور یہ تھیں:۔

اور پھر جب آپ کلمہ پڑھتے ہیں تو بطور مسلمان یا احمدی پڑھتے ہیں۔ حضور کو خاتم النبیین مانتے ہوئے پڑھتے ہیں یا "بکل" میں مرزا چور ہوتا ہے......

جناب اصغر گھرال صاحب نے 16۔ جنوری 1998ء کو ریٹائر ایئر مارشل ظفر چوہدری صاحب کو ان کے خط کا جواب لکھا جس میں لکھا کہ...... "آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ میرے آرٹیکل...... "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے"..... کی آخری قسط میں آخری دو سطور...... "پھر آپ کلمہ......" میری تحریر میں شامل نہیں تھیں میں تو سارے آرٹیکل میں "بنیادی انسانی حقوق" کے حوالے سے بات کر رہا ہوں مجھے کسی کے عقیدے سے کوئی سروکار نہیں ہے میں نے ٹیلی فون پر ان سے پروٹسٹ کیا۔ دفاع یہ تھا کہ "ہم نے آپ کا اتنا طویل و عریض آرٹیکل چھاپ دیا ہے ایک جملے کے اضافے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... ریٹائر ایئر مارشل ظفر چوہدری اور اصغر علی صاحب گھرال دونوں کے خطوط کے اصل متن دیئے جا رہے ہیں تاکہ قارئین "لاہور" اور "نوائے وقت" کو نوائے وقت کی دیانت صحافت کا اندازہ ہو سکے..... دونوں خط ہمارے پاس محفوظ ہیں (ایڈیٹر)

ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری کا خط

(-)

19۔ ای سینٹ جونز پارک
لاہور کینٹ 54810
14۔ جنوری 1998ء

مکرم اصغر علی گھرال صاحب (-)

آپ سے کبھی ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن میں نے آپ کے چند ایک کالم "نوائے وقت" میں دیکھے ہیں اور ان کو بہت مدلل اور حقیقت پر مبنی پایا ہے۔ کاش ہمارے صحافی اور نامہ نگار حضرات ایسی ہی دانش اور بالغ نظری کی توفیق پائیں۔

حال ہی میں آپ نے احمدیوں سے سلوک کے متعلق جو لکھا ہے وہ بھی عموماً حالات کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے اس ضمن میں ارشاد احمد حقانی صاحب کے ایک کالم کی کاپی ارسال ہے اور اس خط کی بھی جو میں نے ان کو جواب میں لکھا تھا انہوں نے سوال تو پوچھ لئے لیکن میرے جوابات کو شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ 12۔ جنوری کے "نوائے وقت" میں آپ نے اپنے کالم میں احمدیوں کی کلمہ اور ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کے متعلق کچھ ابہام کا اظہار کیا ہے۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ کلمہ پڑھتے ہوئے احمدی صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار میں ہرگز کوئی اور ہستی شریک نہیں ہوتی دوسرا یہ کہ احمدی صدق دل سے رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد کو ان کا غلام تصور کرتے ہیں (-)

والسلام
خاکسار
ظفر احمد چوہدری

جناب اصغر علی گھرال صاحب کا جوابی مکتوب

گھرال ہاؤس
گجرات۔ فون 524320
16-1-98

برادر محترم و عزیزم!
السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر دلی مسرت ہوئی آپ نے ارشاد احمد حقانی صاحب کے جس آرٹیکل کا تراشہ ارسال کیا ہے یہ میری نظروں سے گذر چکا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ خاتون صاحبہ کا خطاب

(لجنہ اماء اللہ لندن سے)

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر جب غانا سے واپس پاکستان تشریف لا رہے تھے تو لندن پہنچنے پر چند روز آپ سخت بیمار ہو گئے۔ اور اس بیماری کی وجہ سے آپ کو وہاں چند روز رکنا پڑا۔

پروگرام یہ تھا کہ 9 ستمبر کو وہاں سے پاکستان کے لئے روانہ ہو جائیں لیکن آپ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ ان ایام میں لندن کے احمدی بھائیوں اور بہنوں نے خاص طور پر بہنوں نے محترمہ آپا آمنہ خاتون بیگم حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب سے درخواست کی وہ غانا کے متعلق انہیں خطاب فرمائیں۔ چنانچہ یہ لکھی ہوئی تقریر ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر کہا:۔

میری معزز بہنو!

یہ بات آپ سب کے علم میں ہوگی کہ گذشتہ ماہ جب ہم یہاں پہنچے تو مبشر صاحب اسی دن تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے۔ ان کی اس اچانک علالت کی وجہ سے ہمیں یہاں رکنا پڑا۔ ورنہ ہم نے یہاں صرف تین چار دن ٹھہرنا تھا اور پروگرام کے مطابق 9 ستمبر کو پاکستان کے لئے بحری جہاز سے روانہ ہونا تھا۔ ہمارے یہاں قیام کے دوران میں جماعت کی بہنوں اور بھائیوں نے ہر ممکن طریقے سے مدد کی ہے اور بہت محبت اور ہمدردی کا سلوک کیا ہے۔ اس کے لئے ہم سب کے بہت ممنون اور شکر گذار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

آپ بہنوں کی خواہش کے مطابق میں غانا کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں لیکن میں ابتدا سے ہی کسی مجلس میں بولنے کے بارہ میں بہت نکمی ہوں۔ اس لئے چند ایک باتیں کہنے پر اکتفا کروں گی۔ غانا جو پہلے گولڈ کوسٹ تھا۔ وہاں ہماری دعوت الی اللہ کی ابتدا 1922ء میں ہوئی اور خدا کے فضل سے دن بہ دن جماعت ترقی کرتی گئی۔ مبشر صاحب 1936ء کے ابتدا میں وہاں بطور مربی گئے۔ اور قریباً 26 سال وہاں کام کیا۔ ان سے پہلے حضرت مولانا نیرؔ صاحب، محترم حکیم فضل الرحمان صاحب اور محترم مولوی نذیر احمد صاحب علی وہاں کام کرتے رہے تھے۔

شاید یہ بات آپ سب کو معلوم نہ ہو کہ اس وقت پاکستان کے بعد غانا ایسی جگہ ہے جہاں ہماری جماعت تعداد اور دوسری ترقیات کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ غانا میں اس وقت ڈیڑھ صد سے زائد بیوت ہیں جن میں بعض بہت شاندار اور خوبصورت ہیں۔ اس سال ہی ایک بیت مکمل ہوئی ہے اس پر بارہ ہزار پاؤنڈ کے قریب رقم خرچ ہوئی۔ سالٹ پانڈ کی خوبصورت اور وسیع بیت کا فوٹو شائد آپ نے کہیں دیکھا ہوگا۔ سالٹ پانڈ کی اس بیت کو یوروپین اور دوسرے سیاح وغیرہ مغربی افریقہ کی خوبصورت ترین بیت کہتے ہیں۔ اس وقت غانا میں ہمارے پندرہ سولہ سکول ہیں جن میں ایک کماسی کا احمدیہ سیکنڈری سکول ہے اور باقی مختلف مقامات پر مڈل اور پرائمری سکول ہیں۔ 1936ء میں گولڈ کوسٹ احمدیہ جماعت کا بجٹ سالانہ دو ہزار پاؤنڈ تھا اور اب اس سال جماعت کا سالانہ بجٹ باون ہزار پاؤنڈ ہے۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں جماعت کو کتنی ترقی عطا کی ہے۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) اگرچہ اس ساری ترقی کو ہم صرف اللہ تعالیٰ کے فضل پر محمول کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اور اس کی مدد کو حاصل کرنے کے لئے پوری تندہی سے انتہائی خلوص اور ہمت سے دعوت الی اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ایک مربی کا عملی نمونہ اور روحانی اثر بہترین دعوت الی اللہ کا کام دیتا ہے۔ غانا کی جماعت میں عورتوں کی خاص تعداد ہے۔ اس لحاظ سے ان کے چندے بھی ہوتے ہیں۔ وہاں کی جماعت میں جو بات میں نے خاص طور پر محسوس کی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں مذہبی جوش غیر معمولی طور پر پایا جاتا ہے۔ ان میں تعلیم زیادہ نہیں عورتوں میں خاص طور پر تعلیم بہت کم ہے۔ مگر چند ایک مسائل جاننے کے بعد ان میں دعوت الی اللہ کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جماعت کی تعداد اور ترقی کو زیادہ سے زیادہ دیکھنے کا ہر ایک متمنی نظر آتا ہے۔ وہاں کے جلسہ سالانہ پر ہر سال چھ سات ہزار افراد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جلسہ گاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے اپنے ملکی رنگ میں دعائیں پڑھتے جاتے ہیں۔ اور باقاعدہ لائنوں میں اور بعض جماعتوں کے مخصوص یونیفارم ہوتے ہیں۔ سب سے آگے ایک شخص ہوتا ہے۔ جو جھنڈا اٹھائے ہوتا ہے۔ جس پر کوئی دعا اور جماعت کا نام لکھا ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس قسم کی باتوں سے ایک قسم کی تنظیم ظاہر ہوتی ہے اور غیروں پر خاصا رعب پڑتا ہے۔ سالٹ پانڈ جو غانا کی جماعت کا مرکز ہے وہاں ہماری جماعت کی تعداد زیادہ نہیں مگر عورتیں ہر جمعہ میں اور دوسری میٹنگوں میں باقاعدہ حاضر ہوتی ہیں اور جماعتی کاموں اور ہنگامی چندوں میں حصہ لیتی ہیں۔ بعض جگہ ہماری بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ میں وہاں وقتاً فوقتاً جاتی تھی۔ ہر جگہ باقاعدہ لجنات قائم ہیں اور ہر علاقے کے مربی کے ماتحت ان کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کا ایک دن الگ اجلاس بھی ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ میں عورتیں مردوں کی تقریریں باقاعدگی سے سنتی ہیں۔ ان کے لئے ایک طرف بیٹھنے کی جگہ بنائی جاتی ہے اور سب اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپ کر بیٹھتی ہیں۔

غانا کے شمالی علاقہ میں ہماری ایک بہت مخلص جماعت ہے وہاں ہماری احمدی عورتیں باقاعدہ برقعہ اوڑھتی ہیں اور پورا پردہ کرتی ہیں۔ میں نے ذکر کیا ہے کہ غانا کی جماعت میں جوش اور اخلاص بہت پایا جاتا ہے۔ اب ہماری واپسی کے وقت ان لوگوں نے ہماری جدائی کو بڑی شدت سے محسوس کیا۔ مرد زار زار روتے تھے۔ مجھے ملتے وقت عورتیں اپنی سسکیوں اور چیخوں کو ضبط نہ کر سکتی تھیں۔ دو صد سے زائد مرد عورتیں کوئی بڑی دور سے ٹاکوراڈی بندرگاہ پر ہمیں الوداع کہنے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ سب لوگ اپنے مخصوص لہجے میں دعائیں کر رہے تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ہر جگہ زیادہ سے زیادہ ترقی عطا کرے اور ساتھ ہی ہر فرد کو نیکی تقویٰ اور اخلاص سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہاں لندن میں ہماری پاکستانی بہنوں کی خاصی تعداد ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ہر ایک تعلیم یافتہ بھی ہے۔ میں گذشتہ اجلاس میں شامل نہیں ہو سکی میں اس دن ہسپتال گئی ہوئی تھی۔ جب واپس آئی تو اجلاس تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ مگر میں نے اس دن محسوس کیا ہے کہ یہاں ہماری عورتوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ حاضری بہت کم تھی حالانکہ ہمارے صرف لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں ہی ایک ایسا موقعہ ہے جہاں بہنیں کچھ مذہبی اور دینی امور سے آگاہ ہو سکتی ہیں۔ مردوں کے اجلاسوں اور جمعوں میں تو شامل نہیں ہوتیں۔ اگر ہماری جماعت کی عورتوں نے مذہبی امور کے تجربے کی طرف توجہ نہ دی تو پھر بچوں کی دینی رنگ میں کیسے تربیت کریں گی۔ آج زمانہ جس دور سے گذر رہا ہے اس کے متعلق کلام الٰہی نے فرمایا ہے۔

کیا ہم تمہیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے اعمال بالکل ضائع ہو کر رہ جائیں گے اور وہ ایسے لوگ ہیں جن کی تمام تر جدوجہد دنیوی زندگی تک کے لئے ہوگی۔ اور ہماری جماعت کا مقصد تو ان باتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن اگر ہم خود ان کا مصداق بن کر رہ جائیں تو اس سے بڑھ کر افسوس ناک امر اور کیا ہوگا۔ اس لئے آپ آئیں اپنی روزمرہ کی مصروفیات کو صرف دنیا

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ

حیاتِ حضرت مختار

سوانح حیات و منظوم کلام

نام کتاب: حیات حضرت مختار
مصنف: ابو العارف سلیم شاہجہانپوری
طابع: رنگین آرٹ پریس
قیمت: 200 روپیہ۔ بیرون پاکستان 3 پاؤنڈ یا 5 ڈالر
صفحات: 382

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری جماعت احمدیہ کے نامور شعراء میں شامل تھے۔ زبان و بیان پر آپ کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے ہونے کا اعزاز آپ کو حاصل تھا۔ آپ کے متبنّیٰ بیٹے محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے اپنے استاد اور بزرگ کے حالات و واقعات اور سوانح و کلام کو جمع کر کے ایک غیر معمولی تاریخی خدمت انجام دی ہے۔ جس پر وہ مبارکباد اور افراد جماعت احمدیہ کے شکریہ اور تحسین کے مستحق ہیں۔

اس کتاب میں حضرت حافظ صاحب کے خاندانی حالات قبول احمدیت اور زندگی کے دیگر مراحل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ سارا کام بڑی محنت اور لگن سے کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی خاص بات حضرت حافظ صاحب کے کلام کی اشاعت ہے۔ اگرچہ حضرت حافظ صاحب نے عمر بھر شعر کہے لیکن ان کا کلام بہت کم محفوظ رہ سکا ہے۔ حضرت حافظ صاحب اپنی درویشانہ طبیعت کی بناء پر اپنا کلام محفوظ کرنے سے بے پرواہ اور بے نیاز تھے۔ یقیناً ان کے کلام کا بڑا حصہ ابھی پردہ اخفاء میں ہے۔ اس مجموعے میں 19 نظمیں، 7 غزلیں، ایک قصیدہ، اور ایک نوحہ شامل ہے۔ آپ کے نثری مضامین میں سے بھی صرف 4 اس کتاب میں شامل ہیں۔ آپ کی ایک مشہور واسوخت بھی ابھی اہل فن کی نظروں سے اوجھل ہے۔

حضرت حافظ صاحب کے کامل الفن ہونے کے بارے میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی رائے اس کتاب میں درج ہے۔ حضرت شیخ صاحب لکھتے ہیں

"حافظ صاحب فن شعر میں کامل اور زبان کے بادشاہ تھے۔ فن شعر میں حضرت امیر مینائی لکھنوی کے شاگرد تھے۔ اور ہمیشہ ان کی زبان پر استاد کے لئے جناب امیر کے الفاظ سنے۔ ہمارے طلباء کے لئے استادوں کا ادب کرنے میں حافظ صاحب کا یہ طریق قابل تقلید ہے۔

حضرت شیخ صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"حافظ صاحب بھی فن نعت میں اپنے استاد کی طرح بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔ بہت بڑے عالم اور فن نعت میں ماہر تھے اور الفاظ کے استعمال میں بڑے محتاط تھے اور ہر لفظ پر نظر رکھتے تھے، اور جب تک شعر کی نوک پلک درست نہ ہو جاتی اس پر مطمئن نہ ہوتے تھے۔"

یہ کتاب اہل فن کے لئے ایک نادر تحفہ اور محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی ایک یادگار تصنیف ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ہے۔ جلد نہایت خوبصورت ہے اور طباعت کا معیار اعلیٰ ہے۔

(ی-س-ش)

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

○ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

احباب نے عزیزم محمد صدیق صاحب شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کی طرف سے الفضل مورخہ 98-2-14 میں میرے سب سے بڑے بھتیجے عزیزم محمد عالم زاہد کی وفات کا پڑھ لیا ہو گا۔ مرنا تو سب کے لئے مقدر ہے اس لئے ہر شخص کی وفات کا ایک طبعی غم تو ضرور ہوتا ہے لیکن جن حالات میں کوئی شخص وفات پاتا ہے ان حالات کے لحاظ سے کسی کی موت کے غم میں کمی یا زیادتی ضرور ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے میرے اس بھتیجے کی وفات ہمارے خاندان کے لئے ایک بہت ہی صبر آزما صدمہ تھی۔

صورت حال یہ تھی کہ میرے اس بھتیجے نے اپنی سب سے بڑی بیٹی عزیزہ طیبہ عالم کی شادی کی تاریخ یکم فروری مقرر کر رکھی تھی لیکن اس تاریخ سے عین دو روز قبل اس کی اچانک وفات ہو گئی۔ میرا یہ بھتیجا اگرچہ مختلف عوارض سے عرصہ 4'5 سال سے بیمار چلا آرہا تھا اور یہ کمال صبر اور ہمت سے ان سب بیماریوں سے نبرد آزما ہوتا چلا آرہا تھا اور ہمارا اب بھی یہی خیال تھا کہ یہ پھر بچ جائے گا لیکن علم الٰہی کے مطابق چونکہ اس کا وقت مقدر آچکا تھا اس لئے ہماری کوئی پیش نہ جا سکی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے اسے اس عالم گزران سے رخصت کیا اور باوجود صدمہ کے ہم نے اس کی بچی کی رخصتی بھی ٹھیک دو دن بعد تاریخ مقررہ پر کر دی کیونکہ بچی کے سسرال والوں کے رشتہ دار بھی دور دراز سے شادی کے لئے آچکے تھے۔

میرا یہ بھتیجا 1942ء میں پیدا ہوا جبکہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی ساتویں جماعت میں پڑھ رہا تھا اور میں نے ہی لکھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے اس کا نام رکھوایا جو حضرت صاحب نے محمد عالم رکھا اور زاہد کا لاحقہ اس نے بعد میں خود دوران تعلیم اپنے نام کے ساتھ بطور تخلص لگا لیا۔

میرے اس بھتیجے نے زندگی کے بڑے سخت اور تلخ دن دیکھے۔ یہ ابھی مسلم ہائی سکول نمبر2 کی ساتویں جماعت میں ہی پڑھ رہا تھا کہ اس کا باپ شیخ محمد ابراہیم جو میرا سب سے بڑا بھائی تھا بقضائے الٰہی لاہور میں ہی اچانک فوت ہو گیا اور یوں یہ بچہ صغر سنی ہی میں یتیم ہو گیا میرا یہ بھائی چونکہ ہمارے سارے خاندان کا واحد کفیل تھا اس کی وفات سے ہمارے خاندان پر گویا ایک قیامت ٹوٹ پڑی۔ میں بوجہ واقف زندگی ہونے کے خود ایک نہایت ہی قلیل معاش کا مالک تھا اس لئے اس ہونہار بچہ نے تعلیم چھوڑ دی اور کاروبار زندگی میں قدم رکھ دیا۔ سب سے پہلے اس نے بیرون موچی دروازہ اپنا ایک پریس بنام الفضل پرنٹنگ پریس کھولا اور میں نے اپنی سب سے پہلی کتاب "(دین حق) عصر حاضر میں" ایک دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ اسی پریس سے چھپوائی بعد ازاں اس نے کچھ اور کاروبار شروع کیا اور چونکہ میرے پاس اس کی امداد کے لئے سوائے عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے اور کچھ نہ تھا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو اس کے حق میں شرف قبولیت بخشا اور عزیز کو برکت پہ برکت ملتی چلی گئی تا آنکہ وہ ایک نہایت ہی قابل رشک آمدنی کا مالک ہو گیا جس کی شکل یہ تھی کہ یہ چھوٹی چھوٹی بلڈنگیں بنا کر فروخت کرنے لگ گیا اور اس طریق سے اللہ تعالیٰ نے اسے آخر دم تک اپنے وسیع فضل سے نوازے رکھا۔

مال تو بہت لوگوں کو مل جاتا ہے لیکن اس کو راہ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے اس بیٹے کو اس توفیق سے خوب ہی نواز رکھا تھا چنانچہ اس نے جماعت حلقہ سنت نگر کی بیت الذکر کے لئے اپنی جیب سے ایک دس مرلہ کا پلاٹ بند روڈ لاہور کے جانب مغرب خریدا لیکن جب تعمیر کا وقت قریب آیا تو یہ جگہ مناسب نہ لگی اس لئے اس نے اسے دو لاکھ میں فروخت کر کے ساٹھ ہزار مزید اپنی طرف سے اضافہ کیا اور بقیہ رقم احباب جماعت سے چندہ جمع کر کے چھ لاکھ روپے میں پہلے اپنے نام سے ایک نیا پلاٹ خریدا اور پھر اسے صدر انجمن کے نام منتقل کر دیا (براہ راست انجمن کے نام خریدنے میں بہت سی مشکلات تھیں) پھر اس پلاٹ پر اپنی نگرانی میں ایک شاندار دو منزلہ عمارت تعمیر کروائی جس کا نچلا حصہ ایک ہال کی شکل میں عبادت کے لئے بنوایا اور اوپر مربی ہاؤس تعمیر کروایا جہاں اب احباب جماعت اپنی پنجوقتہ عبادات ادا کرتے ہیں اور مربی صاحب بھی تشریف لا چکے ہیں۔ عزیزم محمد عالم زاہد نے اپنا ذاتی ٹیلی فون اس عمارت میں تبدیل کروا دیا ہوا ہے اور عمر بھر وہ اس عمارت کا ہر قسم کا خیال رکھتا رہا۔

میرے اس بیٹے کو مجھ سے بہت محبت تھی وہ مجھے اپنا باپ سمجھا کرتا تھا اور میں بھی اسے اپنا سب سے بڑا بیٹا سمجھا کرتا تھا چنانچہ اپنی موجودہ بچی کی شادی اور اس سے قبل اپنے سب سے بڑے بیٹے عزیزم امجد عالم کی شادی دونوں موقعوں پر اس نے دعوت ناموں کے کارڈ میری طرف سے ہی شائع کئے۔

ایک قابل رشک اور قابل تعریف خوبی میرے اس بیٹے میں یہ تھی کہ اس نے اپنے بعض غریب رشتہ داروں کو اپنے گھر میں رکھ کر انہیں کوئی ہنر سکھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔

میرے اس عزیز بیٹے کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا چنانچہ اس کی وفات کے بعد بے شمار لوگ ہمارے گھر واقع بینک روڈ پر تعزیت کے لئے آئے جن میں بہت سے دوست غیر از جماعت تھے۔

اسی طرح میرے اس بیٹے میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے میں یہ قطعاً کسی بخل سے کام نہ لیتا تھا اور ہر ایک کی عزت اور خاطر داری کرتا تھا۔

اگرچہ ہمیں اپنے اس عزیز بیٹے کی بے وقت وفات کا صدمہ تو بہت تھا لیکن یہ بات ایک وجہ تسلی ہوئی کہ اس کی وفات سے چند روز قبل اس کا چھوٹا بھائی عزیزم محمد اکرم شاہد جو میرا داماد بھی ہے بمعہ میری بیٹی عزیزہ ناصرہ شاہد اور بمعہ اپنی ساری فیملی کے لاہور پہنچ گیا اور ایک دو روز اپنے بھائی کا علاج بھی کروایا اسی طرح ان دونوں کی اکیلی بہن عزیزہ حمیدہ بیگم بھی بروقت پہنچ گئی۔ اسی طرح میرا سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم محمد یوسف بھی بمعہ اپنی ساری فیملی کے انگلستان سے پاکستان پہنچ گیا اور اپنے اس بڑے بھائی کو اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارنے کا ثواب حاصل کیا۔

میرے اس عزیز بیٹے کو جماعت سے دلی لگاؤ اور محبت تھی۔ اس نے اپنی احمدیت کو کبھی کسی سے نہ چھپایا اور جماعتی قربانیوں میں ہمیشہ دل کھول کر حصہ لیا چنانچہ یہ اپنے فوت شدہ والد اور والدہ دونوں کے چندہ ہائے تحریک جدید وغیرہ ان کی طرف سے ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہا۔

میرے اس عزیز بیٹے نے اپنے پیچھے جن کو سوگوار چھوڑا ان میں اس کی اہلیہ عزیزہ صبیحہ بیگم تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ دونوں بڑے بیٹے عزیزان امجد عالم زاہد اور ارشد عالم اپنے اپنے تجارتی کاروبار میں ہیں سب سے چھوٹا بیٹا عزیز فہد عالم اور دو چھوٹی بچیاں عزیزات حمیرا عالم اور منیرہ عالم زیر تعلیم ہیں جبکہ تیسری عزیزہ سمیرا عالم تعلیم سے ابھی حال ہی میں فارغ ہوئی ہے۔ بڑی لڑکی عزیزہ طیبہ عالم کی شادی والد کی وفات کے دو دن بعد ہم نے کر دی جبکہ عزیز امجد عالم کی شادی وہ خود چار سال قبل اپنی زندگی میں کر چکا تھا۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے اس وفات یافتہ بھتیجے اور پیارے بیٹے کی مغفرت اور رفع درجات کی دعا کر کے ہمارے خاندان کو ممنون فرمائیں۔

○○○

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ (سلام) اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار فضلوں سے آپ کو نوازتا چلا جائے اور آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے اور غیر معمولی مقبول خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یوں تو آنمکرم وکالت وقف کے ساتھ بڑی ہی محبت اور شفقت کا سلوک کرتے ہیں ہماری رپورٹس اور گذارشات کو بروقت الفضل میں شائع کرتے ہیں مگر مورخہ 17۔ فروری کے الفضل میں آپ نے جس محبت بھرے انداز سے واقفین نو کی تربیت کے سلسلہ میں والدین کو توجہ دلائی ہے یہ بڑا ہی پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تحریر میں برکت ڈالے اور جملہ واقفین نو حضرت صاحب کی ہدایات کی روشنی میں پرورش پائیں۔ آمین۔

خاکسار آپ کی اس کاوش پر آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے اور اس بے بہا خدمت پر مبارک باد بھی پیش کرتا ہے۔

○○○

○ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور سے تحریر فرماتی ہیں۔

میرے منجھلے بیٹے عزیزم بشیر اے شیخ۔ ٹی۔ وی انجینئر لاہور کی اچانک وفات پر جماعت احمدیہ لاہور کے احباب و خواتین نے جس مخلصانہ غمخواری کا اظہار کر کے ہمارے زخمی دلوں کی ڈھارس بندھائی اور شریک رنج و غم ہوئے میں اور میرے سب بچے ان کے لئے دعا گو ہیں اور بے حد ممنون و مشکور ہیں خدا تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ اور پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک سے جن جن بھائی بہنوں نے تار۔ فون اور بذریعہ ڈاک اظہار ہمدردی کیا اور شریک غم ہوئے اور کئی جگہ سے جنازہ غائب پڑھنے کی اطلاعیں ملی ہیں میرے سب بچے بشمول بیوہ بہو اور اس کے بچوں کے ہم سب ان مخلصین کے بے حد شکر گذار اور ممنون و مشکور و دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں اور برکات سے نوازتا رہے اور یہ تمام ہر جگہ اس کی حفاظت میں رہیں آمین۔

امریکہ میں میری بیٹی ثمر عباسی سے وہاں کی جماعت کے احباب و خواتین نے تشریف لا کر اور دور دراز رہنے والوں نے فون کے ذریعہ سے جس خلوص و محبت اور ہمدردی سے اس کے ساتھ سلوک کیا میری بیٹی معہ ہم سب کے ان کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو اور ممنون احسان ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

آخر میں میں خاندان حضرت بانی سلسلہ اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے عزیز بیٹے بشیر کی بلندی درجات اور مغفرت کی دعا کے ساتھ اس کی بیوہ اور تینوں بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ان کا معین و مددگار ہو اور ان کو خادم دین بنائے ان کے مستقبل تابناک ہوں۔ اور ہم سب کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے صبر و ہمت اور راضی برضا رہنے کی سعادت بخشے آمین۔

برادرم محترم نسیم سیفی صاحب زاد حیاتکم
(سلام)

آپ کا تعزیت نامہ موصول ہوا آپ نے تعزیت نامہ دو واسطوں سے تحریر فرمایا ہے ایک تو الفضل کے واسطہ سے اور دوسرا بھانجی عزیزہ ثمینہ کے تعلق سے۔ اللہ تعالیٰ یہ دونوں واسطے سلامت رکھے آمین ہمشیرہ نصرت سے قادیان میں بہت میل جول تھا مگر تقسیم کے بعد ملاقات نہ ہو سکی۔ گزشتہ سال عزیز شاہد حسین ملک مع ثمینہ ملنے آئے تو معلوم ہوا کہ یہ نصرت بہن کی بیٹی ہیں میں نے عزیزہ کو بتایا کہ تم صرف بہو ہی نہیں ہو بلکہ میری بھانجی بھی ہو۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کو اقوام متحدہ کی یقین دہانیاں

عراق کے ساتھ تنازعے میں اصل فریق تو بہرحال امریکہ تھا۔ حالانکہ بظاہر معاملہ عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان تھا۔ لیکن امریکہ اس وقت دنیا کی واحد سپر طاقت ہے اور جب تک کوئی متبادل سامنے نہیں آجاتا یہ صورت حال برقرار رہے گی۔ اسی وجہ سے اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان سمجھوتہ پا جانے کے باوجود اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ امریکہ اس معاہدے پر صاد کر دے۔ چنانچہ کوفی عنان نے امریکی صدر بل کلنٹن سے کہا ہے کہ عراقی صدارتی محلوں کے معائنے کے لئے خصوصی مشن کی تشکیل میں امریکہ کے مفادات کا خیال رکھا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات امریکی صدر سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے امریکی صدر کو معاہدے کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ امریکہ اگرچہ اس معاہدے سے راضی ہے مگر ضمنی طور پر امریکہ نے بعض شقوں پر اعتراض بھی کیا۔ اس پر کوفی عنان نے یقین دلایا کہ معاہدے پر عمل درآمد میں امن اور بقائے باہمی کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس معاہدے کے مطابق صدر صدام حسین کے صدارتی محلوں کے معائنہ کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندوں اور سفارت کاروں پر مشتمل جو وفد تشکیل دیا جائے اس میں امن کے لئے امریکی مقاصد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ کوفی عنان نے سلامتی کونسل کے ممبروں کو اس بارے میں آگاہ کیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ کوفی عنان کی وضاحت کے باوجود امریکی شکوک ختم نہیں ہوئے۔ امریکہ ان صدارتی محلوں کے معائنے کے لئے خصوصی مشن کے دائرہ اختیار کے بارے میں تشویش کا شکار ہے۔

OOO

ہیرو کا استقبال

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان جو بغداد سے کامیاب معاہدے کے بعد نیویارک واپس پہنچے تو ان کا ایک ہیرو کی طرح استقبال کیا گیا۔ ایک کثیرالاشاعت امریکی اخبار نے ان کے استقبال کو ایک شاندار اور زبردست استقبال قرار دیتے ہوئے 'ایک ہیرو کی آمد' قرار دیا۔ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ نے عراق کو اس کی ہٹ دھرمی سے ہٹانے اور اس کے کیمیاوی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے معائنے کی اجازت دلوانے کو کوفی عنان کا شاندار کارنامہ قرار دیا۔

کوفی عنان اقوام متحدہ کے پہلے سیکرٹری جنرل ہیں جن کا افریقہ کے سیاہ فام علاقوں سے تعلق ہے۔ اگرچہ اس سے قبل سیکرٹری جنرل کا تعلق مصر سے تھا اور مصر جغرافیائی طور پر افریقہ ہی میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن شمالی افریقہ کے وہ ممالک جن کے باشندوں کی رنگت سیاہ نہیں ہے وہ عموماً افریقہ کے عمومی تشخص سے الگ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ممالک مصر' مراکش' الجزائر' موریطانیہ' تیونس اور سوڈان وغیرہ ہیں۔ اس لئے پہلے سیاہ فام افریقی ہونے کے لحاظ سے مسٹر کوفی عنان ایک خاص مرتبہ کے مستحق ہیں۔ اس عہدے پر فائز ہونے سے قبل اگرچہ مسٹر عنان کوئی عالمگیر شہرت نہ رکھتے تھے اور نہ ہی عالمی معاملات میں ان کو زیادہ تجربہ تھا۔ مگر ذاتی طور پر ایک سلجھے ہوئے اور سنجیدہ شخص ہونے کی وجہ سے غانا کے اس باشندے کا انتخاب کیا گیا تو ان کی کارکردگی کے بارے میں کئی سوالیہ نشان موجود تھے۔ مگر کوفی عنان نے ثابت کر دکھایا کہ وہ واقعی عالمی سطح کے مدبر ہیں اور انہوں نے اپنی کوششوں سے دنیا کو ایک ایسی تباہ کن جنگ سے بچا لیا ہے جو بعض اندازوں کے مطابق تیسری عالمی جنگ میں بھی تبدیل ہو سکتی تھی۔ مسٹر عنان کی کوششیں اور ٹی وی پر دکھانے جانے والے ان کے پر اعتماد اور سنجیدہ و فہمیدہ لب و لہجے سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ ایک عالمی سطح کے سفارت کار اور مدبر کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ اب اگر انہوں نے سمجھداری سے امریکہ کو ناراض نہ کیا تو ان کی خدمات کا سلسلہ طویل ہونے کا روشن امکان ہے۔

OOO

بھارت کے انتخابات

بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریہ کہلاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن ملکوں میں مغربی طرز کی جمہوریت قائم ہے ان میں بھارت سب سے بڑا ملک ہے۔ آبادی کے لحاظ سے تو چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے لیکن چین کے نظام حکومت کو روایتی طور پر جمہوریت نہیں قرار دیا جاتا کیونکہ آج کی اصطلاح میں جمہوریت اس کو کہتے ہیں کہ ملک میں سیاسی جماعتیں قائم کرنے کی اجازت ہو اور ان کو الیکشن لڑنے کی بھی اجازت ہو اور ملک میں ہر مکتبہ فکر کو اپنی بات آزادی سے کہنے کا موقع حاصل ہو۔ پھر باقاعدگی سے مقررہ وقفے کے بعد انتخابات کرائے جائیں اور آزادانہ انتخابات کے نتیجہ میں جو پارلیمنٹ معرض وجود میں آئے وہ کامل طور پر بااختیار ہو۔ یہ تمام شرائط چین پر پوری نہیں اترتیں۔ چین کے بعد دوسرا بڑا ملک بھارت ہے۔ اس اعتبار سے بھارت کو دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک قرار دیا جاتا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد سے بھارت میں ایک بھی حکومت غیر قانونی طور پر ختم نہیں ہوئی۔ اگرچہ تمام حکومتوں نے اپنے عہدے کی مدت پوری نہیں کی لیکن ان حکومتوں کا ختم ہونا بھی جمہوری طریق پر تھا۔ یہاں عدالتیں بہت بااختیار اور آزاد ہیں اور ان سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ ملک میں الیکشن کمیشن بہت آزاد اور مضبوط ہے۔ حالیہ انتخابات میں الیکشن کمشنر نے جو پنجاب کے ایک تجربہ کار سکھ بیوروکریٹ ہیں نے کئی آئی جی' ایس ایس پی اور دیگر اعلیٰ پولیس افسران کے تبادلے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں کیونکہ یہ پولیس افسران اپنے علاقوں میں بدامنی پر قابو نہیں پا سکے تھے۔

اس ساری کوشش کے باوجود بھارت کے عام انتخابات کے مختلف مراحل میں تادم تحریر 132۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگرچہ جمہوریت پسندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ لگ بھگ ایک ارب کی آبادی والے ملک میں یہ تعداد کوئی زیادہ بڑی نہیں۔ اور یہ کہ جمہوریت میں فساد کرنے والوں کو بھی آزادی ہے اور ان کو پکڑ کر قانون کے حوالے کرنے کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ کئی جگہوں پر بیلٹ بکس توڑ دیئے گئے۔ اٹھا لئے گئے۔ پولنگ سٹیشنوں پر حملے ہوئے۔ امیدواروں کے قتل کے بھی واقعات ہوئے اور کئی قسم کی بدامنی ہوتی رہی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھارت کے عوام کا جمہوریت پر سے ایمان متزلزل نہیں ہوا۔ ان باتوں کی آڑ لے کر کبھی بھارت میں مارشل لاء نہیں لگا اور نہ ہی بھارتی فوج عام معاملات میں کوئی دخل دیتی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

تھا بلکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں ان الفاظ پر پہنچا تھا کہ "......اور ان کو اپنی بیٹیاں نکاح میں دینا اپنے لئے حلال سمجھتے ہیں تو......" تو مجھے بڑا غصہ آیا تھا لکھنے والے کی رعونت پر میرا خون کھول گیا تھا اور آپ نے جو جواب بھیجا ہے یہ تو اخلاقی ذمہ داری تھی ان کی کہ وہ اسے ضرور چھاپتے۔

آپ نے کلمہ پڑھنے کے مسئلہ پر جو وضاحت کی ہے میں نے اسے دلچسپی سے پڑھا ہے اور جناب مرزا صاحب کا کلام میں پہلے پڑھ چکا ہوں آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ میرے آرٹیکل...... "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" کی آخری دو سطور" "اور پھر کلمہ....." میری تحریر میں شامل نہیں تھیں۔ میں تو سارے آرٹیکل میں بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے بات کر رہا ہوں مجھے کسی کے عقیدہ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

میں نے ٹیلی فون پر ان سے شدید پروٹسٹ کیا دفاع یہ تھا کہ "ہم نے آپ کا اتنا طویل و عریض آرٹیکل چھاپ دیا ہے ایک جملے کے اضافے سے کیا فرق پڑتا ہے؟" مجھے یہ سن کر انتہائی (SHOCK) ہوا۔ ہمارے ہاں یہ صحافیانہ اخلاقیات ہیں میں نے کہا "آپ نیک مقصد کے لئے اتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں پھر آپ میں اور سیالکوٹ کے مولوی اسلم میں کیا فرق ہے اس نے بھی تو نیک مقصد کے لئے اتنا بڑا پاکھنڈ کیا تھا" خیر وہ زچ ہو کر کہنے لگے کہ "آپ لکھ کر بھیج دیں" میں نے کل ہی انہیں ایک 3 صفحے کا لمبا چوڑا خط لکھ دیا ہے مگر ان کے لئے یہ اعتراف یا اقبال جرم آسان نہیں ہو گا...... اصل میں وہ ماحول سے ڈرے ہیں کہ اس جملے کے بعد نہ تو مولوی ان کے دفتر پر پتھر ماریں گے اور شاید اصغر علی گھرال کو بھی معاف کر دیں انہوں نے اگر وہ خط نہ چھاپا تو آپ کی دلچسپی کے لئے اس کی کاپی بھیج دوں گا۔

مجھے بہت سے دوستوں نے ٹیلی فون کر کے پوچھا ہے کہ آیا آخری دو سطریں آپ کی ہیں؟ یعنی انہیں یہ یقین ہی نہیں آیا۔ پھر ان کی عبارت بھی اتنی بھونڈی اور مکروہ ٹائپ کی ہے۔ یہی بات اچھے پیرائے میں بھی کہی جا سکتی تھی۔ میں تو دل میں سخت شرمسار تھا کہ قارئین کیا کہیں گے کہ جس FANATICISM کی سارے آرٹیکل میں مذمت کر رہا ہوں آخر میں خود بھی اسی مذہبی جنون کا ثبوت دے رہا ہوں۔

میں نے "جنگ" میں ارشاد حقانی کے کالم میں آپ کی معقول بحث پڑھی تھی۔ میرا اپنا اشتیاق تھا کہ آپ سے ملاقات ہو میرے زیادہ کالم "روزنامہ پاکستان" میں چھپتے رہے ہیں۔ وہ اخبار نسبتاً زیادہ "لبرل" ہے۔ "خبریں" والے بھی بڑا دعویٰ کرتے تھے کہ جہاں "ظلم" وہاں "خبریں"..... میں نے پہلے یہی کالم پہلے "خبریں" کو ارسال کیا تھا۔ مگر انہوں نے باقاعدہ لکھ کر یہ واپس کر دیا کہ "ہمارے قارئین اسے برداشت نہیں کر سکیں گے۔" "نوائے وقت" کی مہربانی کہ اس نے چھاپ دیا ہے۔

آپ کا
اصغر علی گھرال

بقیہ صفحہ 5

آپ نے بالکل درست تحریر فرمایا کہ یہی عمر کام کرنے کی ہوتی ہے یہ میرا بیٹا جو بچھڑ گیا ہے وہ حقیقتاً بہت محنتی تھا بفضل خدا دوسرے سب بچے بھی محنتی ہیں مگر ان کی اس صفت میں میرا کوئی دخل نہیں حضرت امام جماعت الثانی جب میری رہائش بھی کراچی میں تھی۔ کراچی تشریف لائے تھے بڑی عید جمعہ کے دن تھی اس روز حضرت صاحب نے جو خطبہ دیا تھا اس میں حضرت صاحب نے لڑکوں کو بھی گھریلو کام کی سوجھ بوجھ کی ٹریننگ دینے کا فرمایا تھا میرے بچے اس وقت بہت چھوٹے تھے مگر اس ارشاد کے مطابق ان کو گھریلو امور میں شامل کر لیتی مگر یہ سچ مچ ہر لحاظ سے محنتی بنتے چلے گئے۔ میرا وفات یافتہ بیٹا بشیر 19 جنوری کو رات دس بجے اپنے کام سے گھر لوٹا تھا اور آکر بیوی کو بتایا کہ آج میں نے خوب کام کیا ہے جسم ہلکان ہو گیا ہے۔ تھوڑا سا کھانا کھایا اور پھر ساڑھے گیارہ بجے اسے انجائنا کی تکلیف شروع ہوئی جسے وہ کبھی بھی خاطر میں نہ لاتا تھا تین بجے میرے پاس فون آیا اور انثار جو سب سے چھوٹا بیٹا ہے اس وقت گھر سے روانہ ہو گیا ہسپتال لے گیا علاج ہو تا رہا مگر صبح ساڑھے سات بجے دو شدید اٹیک ہوئے جو جان لیوا ثابت ہوئے۔ اس کے تین بچے ہیں دو بیٹے ایک بیٹی بڑا بیٹا بی کام کر چکا ہے آگے پڑھائی کا ارادہ ہے بیٹی تھرڈ ایئر میں ہے۔ چھوٹا بیٹا آٹھویں میں ہے یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ واقعی بشیر اپنی عمر کے حساب سے محنت کے ساتھ کام کر رہا تھا اب جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں ہے میرا فرض ہے کہ میں جہاں خود اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کے بیوی بچوں کے لئے دعائیں مانگوں آپ جیسے مخلصین سے بھی دعا کی درخواستیں کرتی رہوں کہ اس کی بیوہ اور اس کے بچے خدا کی حفظ و امان میں رہیں مستقبل تابناک ہو آمین میرے چاروں بیٹے اور بیٹی خدا کے فضل سے اس وقت پوری طرح مستعد ہو کر بشیر کے بال بچوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اسی طرح استقامت عطا کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے بچے اپنے بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہو جائیں۔ آمین جماعت لاہور نے جو نمونہ دکھایا اور جو صبر و شکر کے ساتھ عزیز بیٹے کو رخصت کرتے وقت سب نے احمدیت کا نمونہ دکھایا اس سے ہمسائے اور اہل محلہ متاثر ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیا آپ لوگوں میں اسی طرح سب کچھ ہوتا ہے؟ غرضیکہ بشیر کی موت دعوت الی اللہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ سے دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ آپ کے زخمی دلوں کو بھی سکینت عطا فرمائے اور کام کرنے والی زندگی عطا ہو۔ آمین

ooo

بقیہ صفحہ 4

تک ہی محدود نہ رکھیں۔ آپ مذہب کی طرف پوری توجہ دیں۔ عبادت پابندی سے کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور مشیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ یہ بات آپ کے لئے خوش قسمتی کا باعث ہے عزیزہ امتہ الحفیظ نے جو لجنہ کی صدر ہیں۔ دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اور سیکرٹری صاحبہ لجنہ بھی تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ دین دار گھرانے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے خود بھی دینی شغف رکھتی ہیں۔ آپ ان دونوں سے اور آپس میں بھی ایک دوسری سے مستفید ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ

o حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے تمام احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں اور تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس وقف جدید کو قائم کیا تھا۔

(الفضل 9 نومبر 1967ء)

نیز فرمایا۔

اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں.... یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود کچھ شعور رکھتے ہیں وقف جدید کے لئے... رقم دیں... تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔ (الفضل 10 نومبر 1967ء)

ناظم مال وقف جدید

درخواست دعا

o عزیزہ عظمیٰ تنویز بنت مکرم ماسٹر مبشر تنویر صاحب دارالیمن وسطی ربوہ گزشتہ کئی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ عزیزہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

o مکرم وحید احمد کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ گزشتہ بیس روز سے بخار اور معدے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت زیادہ نقاہت ہو چکی ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مجلس موصیان اور وقف عارضی

o "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے' (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے۔ (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہو گا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہو گا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(الفضل 10 اپریل 1966ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی))

گمشدہ اشیاء کی بازیابی

o اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گری پڑی چیز (زیور' کپڑے' سرٹیفکیٹ' رجسٹریشن نمبر) ملے تو مہربان فرما کر صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دیں۔

(ادارہ الفضل)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

o وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت صاحب صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

خدمت دین کی اہلیت بڑھانے کا طریق

اپنے حالات کا جائزہ لے کر انہیں بدلنے کی کوشش کی جائے

o خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اکثر مخلصین دیگر مخلصین کی نمایاں مالی قربانیوں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی ایسی ہی توفیق نصیب ہو۔ ایسے مخلصین حضرت امام جماعت الثانی عمر کے حسب ذیل ارشادات کی تعمیل کر کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ تحریک جدید کے مطالبہ "سادہ زندگی" کی یہی غرض و غایت ہے۔ فرمایا۔

"اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔ اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں...... تو وہ قوم جس کی ذمہ ساری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے۔ اس کے لئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے"

(مطالبات تحریک جدید ص 173)

تحریک جدید کے اس مطالبہ سادہ زندگی کو اپنا کر قربانیوں کے میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

خاص خاص پروگرام

سوموار 2- مارچ 1998ء

1-30	چلڈرنز کارنر- درکشاب نمبر1-
1-50	مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ-
3-00	درس کلام الٰہی-
4-25	چینی زبان سیکھئے-
5-30	چلڈرنز کارنر-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	آپ کا خط ملا-
8-00	اردو کلاس-
9-20	چینی زبان سیکھئے-
10-00	حضرت صاحب سے ملاقات انگریزی دان دوستوں سے-
12-15	درس کلام الٰہی-
1-30	(دوپہر) کوئز پروگرام-
2-00	لقاء مع العرب-
3-00	اردو کلاس-
4-00	سپورٹس کبڈی- سپورٹس ریلی 1997ء-
5-30	نارویجین سیکھئے-
8-00	ہومیو پیتھی کلاس-
9-00	لقاء مع العرب-
11-00	اردو کلاس-

منگل 3- مارچ 1998ء

1-30	رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
2-05	ویو پوائنٹ-
2-30	دینی تعلیم روحانی خزائن-
3-00	ہومیو پیتھی کلاس-
4-25	نارویجین زبان سیکھئے-
5-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	سپورٹس- کبڈی
7-55	سراج الدین صاحب سے انٹرویو-
8-20	اردو کلاس-
9-00	نارویجین زبان سیکھئے-
10-00	ہومیو پیتھی کلاس-
11-45	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
12-20	(دوپہر) پشتو پروگرام-
1-20	دینی تعلیم- روحانی خزائن
1-50	لقاء مع العرب-
2-50	اردو کلاس-
3-50	طبی معاملات-
5-30	فرانسیسی سیکھئے-
8-00	درس کلام الٰہی- 9-00 لقاء مع العرب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ حالات سازگار ہیں۔ مردم شماری وقت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت کی طرف سے مردم شماری ملتوی کئے جانے کے متعلق حکومت کو بھیجے جانے والے خط کا انہیں کوئی علم نہیں ہے۔

○ روزنامہ جنگ نے اپنے ایک اداریئے میں لکھا ہے کہ مجوزہ مردم شماری اور خانہ شماری کو پھر ملتوی کیا جارہا ہے۔ نئے التواء کے اسباب میں چیف آف آرمی سٹاف کے وزیراعظم کے نام خط' سندھ کے وزیر اعلیٰ کی وفاقی حکومت سے درخواست اور بلوچستان کے گورنر کی وزیراعظم سے ٹیلی فون پر گفتگو کو بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا جارہا ہے۔

○ فیصل آباد کے بم دھماکہ کے بعد تھانہ سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ سے چند گز کے فاصلہ پر ویگنوں کے اڈہ پر مسافروں سے بھری ایک ویگن میں بم دھماکہ ہوا جس سے 5۔افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے۔24۔افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ہر طرف خون ہی خون بکھر گیا۔ اور چیخ وپکار شروع ہو گئی۔ بم پچھلی سیٹوں پر رکھا گیا تھا۔

○ فیصل آباد میں سپر ایکسپریس کے بم دھماکے میں 2۔افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ پاکستان ریلوے نے کہا ہے کہ حادثہ کے 13 زخمیوں میں سے 3 کی حالات نازک ہے۔ مرنے والوں کو ایک لاکھ اور شدید زخمیوں کو 50 ہزار کی مالی امداد کی جائے گی۔

○ صدر اور وزیراعظم نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت کی انتظامیہ دہشت گردی کی روک تھام کو یقینی بنائے۔ انہوں نے سپر ایکسپریس میں بم دھماکہ سے ہلاک ہونے والوں کے لئے دعا اور لواحقین کے لئے اظہار ہمدردی کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ بم دھماکوں کے مجرموں کو فاقی حکومت کی مدد سے کچل دیں گے۔ دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ پختونخواہ پر ہمارا موقف اصولی تھا۔ مسلم لیگ اپنے نظریاتی تقاضوں کو قربان نہیں کرسکتی۔

○ آئی جی ریلوے نے کہا ہے کہ تنہا پولیس بم دھماکوں پر قابو نہیں پاسکتی۔ کئی سال ریلوے پولیس کی نفری میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ ہم بڑی ٹرینوں میں صرف 2 پولیس اہلکار بھجواتے ہیں۔ جو ناکافی ہیں۔

○ نارووال کے قریب مرید کے کے قریب نامعلوم دہشت گردوں نے رائس مل کے مالک سمیت 3۔افراد کو ہلاک کردیا ہے۔

○ گوجرانوالہ کے منی ایکس چینج میں ڈاکو 40 لاکھ روپے لے کر فرار ہو گئے۔ گن مین ہلاک اور سات افراد کو زخمی کردیا۔

○ پاکستان نے افغانستان کو تیل کی سپلائی پر پابندی کی تجویز مسترد کردی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ آئندہ چار برس کے دوران ملک میں بہت کچھ بدل جائے گا۔ آسان قرضوں کے حصول کا دور گذر چکا ہے۔ جون سے پہلے حبیب بینک اور یونائیٹڈ بینک نجی شعبے کے حوالے کردیں گے۔ کرپشن کا حل نجکاری اور مختصر انتظامیہ ہے۔

○ ایم کیو ایم نے وزیر مواصلات اعظم ہوتی کے مستعفی ہو جانے کے بعد وزارت مواصلات کا مطالبہ کردیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد ٹوٹنے کے بعد عوامی نیشنل پارٹی کے تمام ارکان قومی اسمبلی گذشتہ روز اپوزیشن بنچوں پر جابیٹھے۔ اس پر پیپلز پارٹی کے ارکان نے خوشی میں ڈیسک بجائے۔

○ اے این پی کی امن ریلی ہوگی جس کی قیادت اجمل خٹک کریں گے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ افغانستان میں بیرونی طاقتوں کی طرف سے ٹھونسا گیا حل دیرپا نہیں ہوگا۔ مسئلے کے حل کے لئے "افغان علماء کنونشن" واحد تجویز ہے۔

○ امریکی حکومت نے کہا ہے کہ عراق میں صدام کی مخالفت کو بڑھا رہے ہیں۔

○ صوبے کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں نے حکومت کی طرف سے انہیں نظرانداز کرکے صرف وکلاء سے لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر کرنے کے فیصلے کو انصاف کے منافی قرار دیتے ہوئے شدید احتجاج کیا ہے۔ اور اپنے حقوق کے حصول اور زیادتی کے حصول کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کا ایوان عدل لاہور میں یکم مارچ کو ہنگامی اجلاس طلب کرلیا ہے۔ ججوں کا موقف ہے کہ ججوں کی اکثریت گریڈ 20 میں ریٹائر ہو جاتی ہے۔ ترقی کا دارومدار ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرری پر ہے۔ ماتحت عدلیہ فرسٹریشن کا شکار ہے۔ عدلیہ کو سیاست سے پاک رکھا جائے۔ حکومتی پارٹی کے وکلاء کی تقرریاں عوام میں شکوک پیدا کرتی ہیں حقوق کے لئے اعلیٰ عدالتوں کا دروازہ بھی کھٹکھٹا سکتے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت کانفرنس کے تمام لیڈر گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں میرواعظ۔ عمر فاروق۔ علی سید گیلانی یاسین گیلانی ملک اور عبدالغنی شامل ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے عوامی شکایات و مشکلات دور کرنے کے لئے ضلعی سطح پر "شکایت کمیٹیاں" بنادی ہیں۔

○ برطانوی اخباری دی ٹائمز نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں اوسط عمر 20 سے 30 برس تھی۔ برطانیہ میں 2000ء تک عورتوں کی اوسط عمر 80 سال اور مردوں کی عمر 75 سال تک ہونے کا امکان ہے۔

○ ٹیکسوں کی وصولی میں ایک ارب روپ کی کمی سے صوبہ سرحد کی مالی حالت مزید بتر ہو گئی ہے۔

○ گرفتاریوں کے خوف سے ہڑتال کرنے والے تاجر روپوش ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر مستحکم ہوتے ہی روپے کو آزاد کردیا جائے گا۔

○ واپڈا میں صارفین سے بلوں کی وصولی کی مد میں ایک ارب روپے سے زائد رقم کے خورد برد ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ بل کی کل رقم کمپیوٹر میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ پھر عملہ مک مکا کرکے بل کم کردیتا اور صارف ترمیم شدہ بل ادا کرتا۔

○ سرائیکی نیشنل پارٹی نے کہا ہے کہ 1973ء کے آئین کو ہم تسلیم ہی نہیں کرتے۔ پختونخواہ کی حمایت کرتے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت مکمل ہو گئی ہے پیر کو فیصلہ سنایا جائے گا۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم عدالت عظمیٰ کے 7 رکنی بنچ نے وزیراعظم سمیت 18 افراد کے خلاف توہین عدالت مقدمات کی سماعت کی۔

○ مردم شماری کے لئے سول اور فوجی عملے کی نقل وحمل کے لئے صوبے بھر میں سینکڑوں گاڑیاں پکڑلی گئی ہیں۔ جس سے بعض روٹوں پر ٹرانسپورٹ کی کمی ہو گئی ہے۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے ہائی کورٹ کے 12 نئے ججوں کے نام فائنل کردیئے ہیں۔

○ تاجران پنجاب کے صدر اظہر سعید بٹ نے کہا ہے کہ جیل چلے جائیں گے سیلز ٹیکس نہیں دیں گے۔ سیلز ٹیکس واپس نہ لیا گیا تو دوبارہ ملک گیر ہڑتال ہوگی۔

○ 2۔مارچ کے بعد تاجروں کی طرف سے متوقع احتجاج کے پیش نظر تاجروں کے سرگرم کارکنوں کی گرفتاری اور نظربندی کے انتظامات مکمل کرلئے گئے ہیں۔ سیلز ٹیکس کے باغی تاجروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

○ کشمیر کے گاؤں مانگٹ پر تودا گرنے سے 15۔افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ عراق کے بحران کے کسی قدر حل کے بعد یورپی یونین نے بھی ایران کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ امریکی سائنس دانوں نے پتہ چلایا ہے کہ پروٹین ذیابیطس کے مریضوں کے لئے سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں ذیابیطس کی دوائی پروٹین ہی سے تیار کی جایا کرے۔

○ فلپائن کے جزائر میں ہیضے اور ملیریا کی وباء پھوٹ پڑنے سے اب تک مرنے والوں کی تعداد 144 ہو گئی ہے۔

○ امریکہ میں طوفان سے 39۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ صدر کلنٹن نے بھی اس طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔

ہیومن ہاؤس پبلک سکول
دارالصدر غربی ربوہ
ہمارا نصب العین دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
شانلی نرسری کلاس تا ہفتم (مکمل انگلش میڈیم)
داخلے شروع ہیں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصر اللہ خان
211039

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
211842

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا' بونا پن' نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299